چہرے پر سرمے سے تِل بنانا کیسا ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 24

تاریخ اجراء: 06ذوالحجۃالحرام1442ھ/17جولائی2021ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چہرے پر سرمے کا تل بنانا کیسا ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

چہرے پر تل بنانے کے حوالے سے عام طور چند طرح کی صورتیں پائی جاتی ہیں:

1. بعض عورتیں فیشن کے طور پر چہرے کے کسی حصے کو سوئی وغیرہ سے گدوا کر اس میں سرمہ وغیرہ بھر کر مصنوعی تِل بنواتی ہیں، ایسا کرنا، ناجائز و گناہ ہے اور حدیث پاک میں ایسا کرنے والیوں پر لعنت کی گئی۔
2. چہرے کو گودے بغیر خوبصورتی کے لیے سرمے سے تل کا نشان بنایا جاتا ہے، ایسا کرنا، جائز ہے، کیونکہ یہ زینت کی چیز ہے اور عورتوں کو شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے زینت کرنے کی اجازت ہے، بلکہ اچھی نیت کے ساتھ، مثلاً شوہر کے لیے زینت اختیار کرنے کے طور پر ہو، تو کارِ ثواب ہے۔
3. اور ایک صورت یہ ہے کہ بچوں کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے سرمے سے تل بنایا جاتا ہے، یہ بھی جائز ہے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا تو اس کی ٹھوڑی پر سیاہ نقطہ لگانے کا حکم کا ارشاد فرمایا۔

جسم گودنے اور گدوانے والیوں کے متعلق حدیث پاک میں ہے: ”لعن اللہ الواشمات و المستوشمات والمتنمّصات والمتفلّجات للحسن المغیّرات خلق اللہ“ ترجمہ: اللہ پاک لعنت کرے گودنے والیوں اور گُدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں پر، (کیونکہ یہ سب) اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کو بگاڑنے والیاں ہیں۔ (بخاری شریف، کتاب اللباس باب المتفلجات للحسن، جلد2 صفحہ878، مطبوعہ کراچی)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: ”گودنے، گدوانے سے مراد سوئی کے ذریعہ نیل یا سرمہ جسم میں لگا کر نقش و نگار کرانا یا اپنا نام لکھوانا یہ دونوں کام ممنوع ہیں، طریقۂ مشرکین ہیں اور طریقۂ کفار و فجار (ہے)۔“ (مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ231، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاھور)

عورت کا اپنے شوہر کے لیے زینت اختیار کرنا کارِ ثواب ہونے کے متعلق سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا، باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ126، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نظرِ بد سے حفاظت کے لیے بچوں کے چہرے پر تِل وغیرہ بنانے کے متعلق شرح السنۃ للبغوی اور مرقاۃ المفاتیح وغیرہ میں ہے: ”روي أن عثمان رأى صبيا مليحا، فقال: دسموا نونته كيلا تصيبه العين“
ترجمہ: مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا، تو فرمایا کہ اس کی ٹھوڑی میں سیاہ نقطہ لگا دو، تاکہ اِسے نظر نہ لگے۔ (شرح السنۃ للبغوی، کتاب الطب والرقی، باب مارخص فیہ من الرقی، جلد12، صفحہ166، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت)

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”نظر سے بچنے کے لئے ماتھے یا ٹھوڑی وغیرہ میں کاجل وغیرہ سے دھبہ لگا دینا یا کھیتوں میں کسی لکڑی میں کپڑا لپیٹ کر گاڑ دینا تاکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے اور بچوں اور کھیتی کو کسی کی نظر نہ لگے، ایسا کرنا منع نہیں ہے، کیونکہ نظر کا لگنا حدیثوں سے ثابت ہے اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، حدیث شریف میں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان کی کوئی چیز دیکھے اور وہ اچھی لگے اور پسند آ جائے تو فوراً یہ دعا پڑھے: تبارک اللہ احسن الخالقین اللھم بارک فیہ۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، جلد9، صفحہ601)

یا اردو میں یہ کہہ دے کہ اللہ برکت دے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی۔“ (جنتی زیور، صفحہ410، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net